البقرۃ : 272

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

([اے نبیؐ !] لوگوں کو ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری نہیں لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔)

آیات 261-271 تک مسلمانوں کو اللہ کے لیے خرچ کرنے پر ابھارا گیا۔ اِتنا سننے اور پڑھنے کے بعد ہر کوئی کچھ نہ کچھ اللہ کے راستے میں دے ہی رہا ہوگا۔

خرچ کرنے کی آیات کے بعد یہاں ہدایت کے بارے میں آیت کیوں آئی ؟

1> شروعات میں مسلمان اپنے غیر مسلمان رشتہ داروں اور دوسرے غیر مسلم غریبوں پر خرچ نہیں کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ صرف مسلمان محتاجوں کی مدد کرنا ہی اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہے۔ اِس آیت میں بتا دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں ہدایت اتار دینے کی ذمہ داری آپؐ پر نہیں۔ آپؐ نے حق بات پہنچا دی۔ اُن کو ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔ رہا دنیوی مال و متاع سے اُنکی ضروریات پوری کرنا تو اللہ کی رضا کے لیے تم جس ضرورت مند کی بھی مدد کروگے اللہ تمہیں اُس کا اجر دے گا۔ یاد رکھیے! نفلی صدقات غیر مسلموں کو دے سکتے ہیں لیکن زکات کسی کافر کو دینا جائز نہیں سوائے اُن لوگوں کے جن کی رغبت اسلام کی طرف ہو۔

2> اِتنی ساری آیتیں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے بارے تھیں۔ اِسکے باوجود اگر کوئی اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کر رہا ہے تو یاد رہے کہ ہمارا کام صرف یہ پیغام پہنچانا ہے۔ انھیں ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔ اور جو ہدایت چاہتا ہے اُسے اللہ ہدایت دیتا ہے۔ **مَنْ يَّشَآءُ** کا مطلب جو (ہدایت پانا) چاہتا ہے یا جسے وہ (اللہ ہدایت دینا) چاہتا ہے۔ اِس آیت کے مطابق ہدایت کا مطلب صدقہ دینے کی توفیق ہے۔

دین کی باتیں کسی کو بتائی تو جا سکتی ہے لیکن زبردستی کروائی نہیں جا سکتی۔ صرف صدقہ کے بارے میں ہی نہیں بلکہ اِس سے پہلے بھی جتنے احکام بتائے گئے اُن سبھی احکام پر عمل کرنے کہا گیا۔ ہر ایک کے عمل کے مطابق انھیں جزا ملے گی۔ اگر کسی نے دین کے احکام پر عمل نہیں کیا تو دین کی باتیں پہنچانے والے کی پکڑ نہیں ہوگی۔ کیونکہ اسکی ذمہ داری دین کا پیغام دوسروں تک پہنچانا تو ہے لیکن یہ نہیں کہ زبردستی دوسروں سے کام کروالیا جائے۔

الغاشیۃ 21-22 : فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ

(پس آپ نصیحت کردیا کریں [کیونکہ] آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ اُن پر داروغہ نہیں ہیں۔)

دین کے داعی کو بھی یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ اُس کا کام دین کا پیغام پہنچانا ہے۔ اگر کوئی نہ مانے تو اُسکی پکڑ نہیں ہوگی۔ آپؐ نے اپنے چچا ابولہب اور ابوطالب کو بھی اسلام کی دعوت دی لیکن انھوں نے اسلام قبول نہیں کیا حالانکہ ابوطالب آپؐ کو اور آپؐ ابوطالب کو بہت چاہتے تھے۔ ابوطالب ہر وقت آپؐ کی حفاظت کرنے تیار رہتے تھے لیکن پھر بھی مسلمان نہیں ہوئے۔ اور بھی کئی ایسے رشتے دار تھے جو مسلمان نہیں ہوئے۔ صحابہؓ کے بھی کئی رشتے داروں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ اس لیے وہ اُن غیر مسلموں پر خرچ کرنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ خیال کرتے تھے کہ جب یہ رشتے دار مسلمان ہوں گے تب ہم ان پر خرچ کریں گے۔ اِس لیے کہا گیا کہ اُن کو ہدایت دینے کی ذمہ داری تمہاری نہیں ہے۔ بعض اوقات ہم مسلمانوں کا بھی رویہ اسی طرح کا ہوتا ہے۔ جو رشتہ دار غیر مسلم ہوتے ہیں یا مسلمان تو ہوتے ہیں لیکن دین کے احکام پر صحیح عمل نہیں کرتے ان پر ہم بھی خرچ نہیں کرتے۔ یہ آیت صرف اُس وقت کے مسلمانوں کے لیے نہیں ہیں بلکہ قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے لیے بھی ہیں۔ اِسلیے ہمیں بھی یہ بات ذہن میں رکھنا ہے۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ

(اور تم اپنے مال میں سے جو خرچ کرو، وہ تمہارے اپنے فائدے کے لیے ہے)

مَا ← شرطیہ جازمہ تُنْفِقُوْا ← مضارع مجزوم (بوجہ عمل "ما")

مِنْ خَيْرٍ ← کسی بھی قسم کی خیر۔ جیسے وقت، صلاحیتیں، پیسہ، جانور، کھانے وغیرہ

ایسے لوگوں پر جو بھی تم خرچ کروگے اُس کا فائدہ تمہیں ہی ملے گا۔ ہمارے دین کی تعلیمات کتنی خوبصورت ہیں۔ خرچ کرنے کے بارے میں حدیثوں میں اور مسلسل پچھلی کئی آیتوں میں کئی اقسام بتائے گئے کہ کہاں کہاں خرچ کرو۔ بتایا گیا اُن پر بھی خرچ کرو جو تمہارے دین پر ہے اور اُن پر بھی خرچ کرو جو تمہارے دین پر نہیں ہیں۔ جو تمہیں دیتے ہیں انھیں بھی دو اور جو تمہیں نہیں دیتے انھیں بھی دو۔ سبھی غریب اور محتاج پر خرچ کرو خواہ وہ مسلمان ہو، یا کافر ہو یا مشرک ہو یا منافق ہو۔ اُن کو بھی دو جو ہم سے محبت رکھتے ہیں اور ان کو بھی دو جو ہم سے نفرت رکھتے ہیں۔ اگر وہ ضرورت مند ہیں یا تکلیف میں ہیں تو انکی مدد کرو۔ اُن پر خرچ کرو۔

اللہ تعالیٰ تو اپنی ساری مخلوق کو دے رہا ہے۔ جو مومن ہیں اُن کو بھی دے رہا ہے اور جو کافر ہیں اُن کو بھی دے رہا ہے۔ جو اُس کے احکامات پر عمل کرتے ہیں اُنکو بھی دے رہا ہے اور جو عمل نہیں کرتے اُن کو بھی دے رہا ہے۔ اللہ ہم سے بھی یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی سبھی کو دے۔ صرف دوسروں پر ہی نہیں بلکہ گھر والوں پر بھی کوئی خرچ کرتا ہے اُسکا بھی اُسے ثواب ملے گا۔ بخاری ← "جب مسلمان اپنے اہل و عیال پر اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اُس میں بھی اُس کو صدقے کا ثواب ملتا ہے۔"

بظاہر تم اُن کو دوگے لیکن اُس کا فائدہ خود تمہیں ہوگا۔ کیونکہ تم اللہ کے خاطر خرچ کر رہے ہو تو اللہ اُس کا اجر کئی گنا بڑھا کر تمہیں ہی دینے والا ہے۔ تم اپنے ہی آخرت کے اکاونٹ میں جمع کر رہے ہو۔

وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ

(اور نہیں تم خرچ کروگے مگر اللہ کا چہرہ چاہنے کے لیے)

یہ جملہ منفی ہے لیکن معنی کے اعتبار سے حکم دیا جا رہا ہے۔ یعنی "تمہارا خرچ کرنا صرف اللہ کی رضا کے لیے ہو، کوئی اور غرض نہ ہو۔" یہ ایسے ہی ہے جیسے اگر کوئی اپنے بچے سے کہے "چاکلیٹ (chocolate) نہیں کھائی جائیگی"۔ یعنی چاکلیٹ نہیں کھاؤ۔

یہاں یہ بات واضح کی گئی کہ مومن بندے جو کچھ کسی پر خرچ کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی رضا پانے کے لیے کرتے ہیں۔ وہ چاہے مسلمانوں پر خرچ کرے یا غیر مسلموں پر، اُن کا مقصد اللہ کو خوش کرنا ہوتا ہے۔ کچھ مذاہب خاص تر عیسائیت میں غریبوں کی مدد اِس لیے کی جاتی ہے کہ وہ عیسائی مذہب میں داخل ہو جائے۔

ہر خیر کا کام کرنے کے پیچھے مسلمان کی نیت اللہ کی رضا ہوتی ہے۔ اِسی لیے پہلے ہی بتا دیا گیا کہ کسی کو ہدایت دینا تمہاری ذمہ داری نہیں۔ تمہاری ذمہ داری اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔

الانسان : 8 ← "اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں"

جنگ میں ملے قیدی تو یقینی طور پر غیر مسلم ہوتے ہیں، انھیں بھی مومن اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ مسکین اور یتیم مسلمان ہو یا غیر مسلمان انھیں بھی مومن اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں۔ اِس آیت میں یہ نہیں کہا گیا کہ وہ مسلمان مسکین اور مسلمان یتیم کو کھانا کھلاتے ہیں اسلیے اِس میں مسلم اور غیر مسلم سبھی مسکین اور یتیم شامل ہیں۔

مومن **وَجْهِ اللّٰهِ** (اللہ کا چہرہ) چاہنے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ قیامت کے دن کئی لوگ ایسے ہوں گے جن کی طرف اللہ دیکھے گا بھی نہیں۔ ایسے لوگ اللہ کو دیکھ نہیں سکیں گے۔ جبکہ مومن اللہ تعالیٰ کا دیدار کر سکیں گے۔

القیامۃ 22-23 ← وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۔ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

(اس روز بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔)

مومنوں کو آخرت میں سب سے زیادہ خوشی اُس وقت ہوگی جب وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ جنت کی نعمت پانے سے زیادہ خوشی اللہ کے دیدار میں ہوگی حالانکہ جنت کی نعمت جیسی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ بخاری :- نبیؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنت میں میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں سے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اُن کا خیال گزرا۔"

اِتنی بڑی خوبصورت نعمت پانے کی خوشی سے زیادہ خوشی اللہ کے دیدار میں ہوگی۔

مسلم :- نبیؐ نے فرمایا: جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا "تمہیں کوئی چیز چاہیے جو تمہیں مزید عطا کروں؟" جنتی جواب دیں گے "کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور جہنم سے نجات نہیں دی؟ [یعنی مطلب یہ ہے کہ اِس سے بڑھ کر اور کیا چیز عطا ہو سکتی ہے!]" نبیؐ نے فرمایا: چنانچہ اُس پر اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا تو انہیں کوئی چیز ایسی عطا نہیں ہوگی جو انہیں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے زیادہ محبوب ہو"

تم جو بھی اللہ کے لیے خرچ کروگے اُس کے نتیجے میں تمہیں اللہ کا دیدار ملے گا۔ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ پاؤگے۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار اِس دنیا میں ممکن ہی نہیں لیکن آخرت میں مومن بندے اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اِس میں کوئی شک نہیں کیونکہ اِس کے بارے میں ہمیں قرآن اور حدیثوں میں صاف صاف بتا دیا گیا۔

بخاری : کچھ لوگوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟" نبیؐ نے فرمایا "کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جبکہ اُس پر کوئی بادل نہ ہو۔" صحابہ نے عرض کیا "نہیں یا رسول اللہ!" نبیؐ نے فرمایا "کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چودہویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟" صحابہؓ نے عرض کیا "نہیں یا رسول اللہ!" آپؐ نے فرمایا کہ "پھر تم اللہ تعالیٰ کو اِسی طرح قیامت کے دن دیکھو گے ..."

اِسلیے صدقات اور دوسری نیکیاں صرف اللہ کے لیے کرے تاکہ اُسکی رحمت پا سکے، اُسے آخرت میں دیکھ سکے اور اُسکی نظروں میں اچھے بن سکے۔ اکثر انسان صدقات و خیرات یا دوسری نیکیاں اس لیے کرتا ہے کہ وہ لوگوں کی نظروں میں بڑا بن سکے۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ

(اور تم اپنے مال میں سے جو خرچ کروگے اُس کا تمھیں پورا پورا صلہ دیا جائیگا)

يُوَفَّ ← مضارع مجزوم بوجہ جواب شرط

جو بھی تم خرچ کروگے سب واپس تمہیں ہی آخر میں ملنے والا ہے۔ تمہاری طرف پورا پورا لوٹایا جائیگا۔ کچھ بھی کمی نہیں کی جائیگی۔ اور صرف اُتنا ہی نہیں بلکہ کئی گنا بڑھا کر واپس کیا جائے گا۔

مسلم : **مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ**

صدقہ کسی مال کو کم نہیں کرتا۔

تمہیں صدقہ دینے سے کئی فائدے حاصل ہوں گے :

1> تمہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اِس کا فائدہ ملے گا۔
2> اللہ کا چہرہ یعنی دیدار نصیب ہوگا اور اللہ تم سے خوش ہوگا۔
3> پورے کا پورا مال واپس ملے گا، کچھ بھی کمی نہیں ہوگی۔

وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ

(اور تم پر ظلم نہیں کیا جائیگا)

ظُلْم ← کسی کو اُس کا حق نہ دینا۔

یعنی اللہ کے یہاں تمہاری نیکیوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی بلکہ زیادہ بڑھا کر دیا جائے گا۔ تمہارا حق نہیں مارا جائیگا۔

طٰہٰ : 112 ← وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا

(اور جو نیک اعمال کرے اور مومن بھی ہو تو اُس کو نہ ظلم کا خوف ہوگا اور نہ حق تلفی کا)